اکرم: السلام علیکم دوست ! کیسے ہوں

انور: وعلیکم اسلام بھائی! میں ٹھیک ہوں کیا ہو رہا ہے۔

اکرم: آج کل گرمیوں کی چھٹیاں ہیں اور بہت شدید گرمی ہے۔ سوچ رہا ہوں سیر و سیاحت کی جائے اور کسی تفریحی مقام پر کچھ دن گزارے جائیں۔

انور: بہت زبردست ! میں بھی یہی سوچ رہا ہوں یہ موسم سیر و سیاحت کے لئے بہت ہی مناسب ہے۔ پھر کہاں کا پروگرام ہے؟

اکرم: میرا پروگرام شمالی علاقہ جات کی طرف جانے کا ہے وہا کا موسم فضا بہت ہی خوشگوار ہوتی ہے بہت لطف آئے گا۔

انور: بہت اچھا! سیر و سیاحت سے نئے نئے علاقوں انکی ثقافت رہن سہن اور موسم کا پتہ چلتا ہے اور ان علاقوں سے آگہی حاصل ہوتی ہے مختلف لوگوں سے میل ملاپ ہوتا ہے۔ انکے کھانے پینے کے طریقے مختلف قسم کے لباس اور دیگر چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔

اکرم: سیر و سیاحت سے انسان کو نئی تہذیبوں اور علاقوں کا ادراک ہوتا ہے مختلف لوگوں سے میل ملاپ ہوتا ہے۔ انکے کھانے پینے کے طریقے مختلف قسم کے لباس اور دیگر چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔

انور: ٹھیک کیا تم نے ! تو پھر دوستوں سے مل کر پروگرام کو حتمی شکل دیتے ہیں۔ اور اگلے ہفتے روانہ ہوتے ہیں۔

اکرم: بالکل ٹھیک ! سب مل کر شمالی علاقوں کی سیر و سیاحت کو چلتے ہیں۔ بہت لطف اندوز ہونگے۔

انور: بہت خوب ! چلو تیاری کرتے ہیں۔

**۶۔ درج ذیل الفاظ مرکبات کے معانی لغت سے تلاش کر کے لکھیں اور ان کے جملے بھی بتائیں۔**

| الفاظ | معانی | جملے |
|---|---|---|
| فلک بوس | اونچی | شمالی علاقوں میں فلک بوس چوٹیاں ہیں۔ |
| برف پوش | برف سے ڈھکی | سیاچن گلیشر برف پوش پہاڑ ہے۔ |
| تانتا بندھنا | بہت لوگ آنا | گرمیوں کے موسم میں مری میں سیاحوں کا تانتا بندھا ہوتا ہے۔ |
| دل فریب | دلکش | شمالی علاقوں میں رات کا منظر دل فریب ہوتا ہے۔ |
| رس گھولنا | میٹھا لگنا | صبح اذان کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہے۔ |

## عمل کیجیے

**۷۔ انٹرنیٹ سے کسی تفریحی مقام سے متعلق تصاویر اکھٹی کریں اور اپنے دوستوں کو دکھائیں۔**

جواب: عملی کام۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

# سبق نمبر18

## رکشے والا

## مرکزی خیال

اس سبق میں مصنف رکشے کے بارے میں مزاحیہ انداز میں گفتگو کرتا ہے کہ کار کے تین حروف ہیں مگر پہیے چار جبکہ رکشے کے چار حروف ہیں مگر پہیے تین۔ اگر حروف کی ترتیب گڈمڈ کر دی جائے تو یہ شکرا بن جاتا ہے۔ ویسے فیصل آباد میں رکشے کو رشکہ کہا جاتا ہے۔ یہ تین پہیوں والی نادر سواری نادار سواریوں کو وہاں تک لے کر گھس جاتی ہے جہاں سائیکل بھی نہیں گھس سکتی۔

## خلاصہ

اس سبق میں مصنف رکشے والوں کے متعلق مزاحیہ انداز میں بتا رہے ہیں کہ کار کے تین حروف مگر پہیے چار اور رکشے کے حروف چار مگر پہیے تین میں رکشے کے حروف کی ترتیب بدلنے سے یہ شکرا بن جاتا ہے لہذا اسی لئے بس کے اڈوں پر بس کے رکتے ہی رکشے والے شکرے کی طرح سواریوں کی طرف لپکتے ہیں۔ فیصل آباد میں رکشے کو رشکہ کہا جاتا ہے اور اسمیں بیٹھنے والی سواری کو رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے رکشہ مسافروں کو لے کر وہاں گھس جاتا ہے جہاں سائیکل نہیں گھس سکتی رکشہ والا کرایہ پوچھنے پر اگر کہ دے کہ جو مرضی دے دیں تو

اسکا مطلب یہ ہے کہ جو میری مرضی ہے وہ دیں سواری اُٹھاتے وقت رکشے والے حسن اخلاق کا بے مثال مظاھرہ کرتے ہیں اور کرایہ پوچھنے پر کہتے ہیں جو مناسب سمجھیں دے دینا زیادہ اصرار کرنے پر وہ آپکے حُلیے کو دیکھتے ہوئے ڈیڑھ سو روپے مانگتا ہے لیکن یہ بہت زیادہ ہوتا ہے لہذا آپ آگے چل پڑتے ہیں پیچھے سے آواز آتی ہے ایک سو چالیس دے دیں لیکن آپ کو یہ بھی زیادہ لگتا ہے اور آپ اسکے اصرار کرنے پر اسے تیس روپے کرایہ بتاتے ہیں تو رکشہ آپکو چھوڑ کر چلا جاتا ہے اس دوران آپ دوسرے اور تیسرے رکشے کی طرف بڑھتے ہیں لیکن سب نے ایکا کیا ہوتا ہے اور وہ کم کرایہ لے کر جانے پر رضا مند نہیں ہوتے ایک مرتبہ مصنف کو ایک دوست نے اسلام آباد سے لاہور ایک کنگ سائز خالی سوٹ لے جانے کی ذمہ داری دی لاہور اترتے ہی رکشے والا صندوق کو دیکھتے ہی امریکی ڈالروں کے خواب دیکھنے لگتا لہذا ریلوے سٹیشن سے ریواز گارڈن کا کرایہ ڈالروں میں طلب کیا جانے لگا اب میں بغیر کرایہ طے کئے ایک رکشہ میں گھس گیا۔ سوٹ کیس رکشے میں رکھ کر میں ڈرائیور کے ساتھ ہی بیٹھ گیا نیک صورت ڈرائیور نے دعا پڑھی اسکا ترجمہ کیا اور پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی کہ یا اللہ! ہم سب کو منزل مقصود تک بخیریت پہنچا رکشے میں ہوائی جہاز والی ریت دھرائی جا رہی تھی بہر حال ریواز گارڈن پہنچ کر ڈرائیور کے سلوک کی وجہ سے کرایہ کی مد میں پانچ سو روپے ادا کرنے پڑے۔

## پیراگراف کی تشریح

**سواری اُٹھاتے وقت یہ مخلوق جس اخلاق کا امظاہرہ کرتی ہے**

**..........کرایہ طے کر کے ہی چلنا چاہیے**

**حوالہ متن:** **سبق کا نام:** رکشے والا

**مصنف کا نام:** ڈاکٹر انعام الحق جاوید

**تشریح:**

اس پیرگرام میں مصنف مزاحیہ انداز میں رکشے والوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ جب سواری اٹھائی ہوتی تو رکشہ ڈرائیور اخلاق کا ایسا مظاہر کرتی ہے جسکی مثال دنیا کے کسی حصے میں نہیں ملتی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رکشہ والے آپکے بچپن سے ہی آپکے چاہنے والے ہیں اور آپ ان کے پرانے مہربان۔ آپ پوچھتے ہیں اکبری دروازے تک کتنا کرایہ لگے گا؟ رکشہ والا جواب دیتا ہے آپ تو روزانہ سفر کرنے والے ہیں جو آپ مناسب سمجھیں دے دینا جواب میں آپ اسے نہ جانتے ہوئے کہتے ہیں پھر بھی پتا چلے کہ کیا کرایہ ہوگا جواب میں رکشے والا کہتا ہے میں نے کہا جو ہے بادشاہ ہو جو آپکا دل کرے دے دیا اس جواب پر ایک لمحے کے لئے آپ اپنے آپ کو کلرک بادشاہ بجائے اکبر بادشاہ سمجھنے لگتے ہیں لیکن آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ اکبری دروازہ پر اترتے ہوئے یہ بادشاہت بہت مہنگی پڑے گی لہذا آپ اسے پھر کہتے ہیں دیکھو بھائی! محبت محبت ہوتی ہے اور کاروبار کاروبار جانے کا کرایہ طے کر کے ہی چلنا چاہیے۔

## پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **کیا آپ کو کوئی مزاحیہ نظم یا شعر یاد ہے؟**

جواب:

سر درد کی گولی ، یہ بڑی زود اثر ہے
پر تھوڑا سا نقصان بھی ہوسکتا ہے

○ **اردو کے کس مزاح نگار ادیب یا شاعر کا نام بتائیں؟**

جواب:

**مزاح نگار شاعر:** انور مسعود، ضمیر جعفری، انعام الحق جاوید، ابن انشاء

**مزاح نگار ادیب:** رشید احمد صدیقی، پطرس بخاری، انور مقصود

## اہم الفاظ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| جھپٹ پڑنا | تیزی سے حملہ کرنا | اجنبیت | واقف نہ ہونا |
| قابلِ رشک | فخر کے قابل | اقوال زریں | قیمتی باتیں |
| مرعوب کرنا | رعب ڈالنا | تراش خراش | بناوٹ، کانٹ چھانٹ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| نظیر | مثال | ایکا کرنا | اتحاد کرنا |

### پڑھنے کے دوران میں

○ **فیصل آباد والے رکشے کو کیا کہتے ہیں؟**

جواب: فیصل آباد والے رکشے کو رشکہ کہتے ہیں۔

○ **رکشے والوں کے لئے کرایہ طلب کرنے کا معیار کیا ہے؟**

جواب: رکشے والے سفر کے طوالت کے مطابق نہیں بلکہ سواری کی حیثیت کے مطابق کرایہ طلب کرتے ہیں۔

## مشق

### پڑھیے اور سمجھیے

**۱۔ سبق کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔**

**(الف) سبق میں کس پرندے کا ذکر کیا گیا ہے؟**

جواب: سبق میں ''شکرا'' پرندے کا ذکر کیا گیا ہے۔

**(ب) سواری اٹھاتے وقت رکشہ ڈرائیور کا رویہ کیسا ہوتا ہے؟**

جواب: سواری اٹھاتے وقت یہ مخلوق جس اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہے اس کی نظیر دنیا کے کس خطے میں نہیں ملتی۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ بچپن سے آپ کے نیاز مند ہیں اور آپ ان کے پرانے مہربان۔ رکشہ ڈرائیور شکروں کی طرح سواریوں پر جھپٹ پڑتے ہیں۔

**(ج) مصنف نے لاہور میں رکشے پر کس جگہ جانا تھا؟**

جواب: مصنف نے لاہور میں رکشے پر ریواز گارڈن جانا تھا۔

**(د) رکشے والے سواری سے کس چیز کے مطابق کرایہ مانگتے ہیں؟**

جواب: رکشے والے سفر کی طوالت کے مطابق نہیں بلکہ سواری حیثیت کے مطابق کرایہ طلب کرتے ہیں۔

**(ہ) رکشے والے نے کیا دعا مانگی؟**

جواب: نیک صورت ڈرائیور نے رکشہ اسٹارٹ کرنے سے پہلے ایک دعا پڑھی جو جہاز اڑانے سے پیشتر سب مسافروں کو سنائی جاتی ہے۔ پھر موصوف نے اس دعا کا ترجمہ باآواز بلند پیش آخر میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی کہ یا اللہ! ہم سب کو منزل مقصود تک بخیریت پہنچا اور پھر میری طرف دیکھ کر بولا امید ہے اس رکشے میں آپ کا سفر انتہائی خوشگوار گزرے گا۔

**(و) مصنف کو اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر کتنا کرایہ دینا پڑا؟**

جواب: مصنف کو اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر پانچ سو (500) روپے کرایہ دینا پڑا۔

**۲۔ سبق کے مطابق درست جملوں کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔**

۱۔ مصنف کا دوست کینیڈا سے آیا تھا ✗

۲۔ رکشہ اس جگہ بھی گھس سکتا ہے جہاں سائیکل بھی نہیں گھس سکتا۔ ✓

۳۔ اکبری دروازے پر اترتے وقت یہ بادشاہت بہت مہنگی پڑے گی۔ ✓

۴۔ رکشے والا اصل کرایے میں بیس روپے مزید شامل کر کے جائز کرایہ بتا دیتا ہے۔ ✗

۵۔ آپ اپنے آپ کو کلرک بادشاہ کے بجائے اکبر بادشاہ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ✓

۶۔ مجھے اس سے جان چھڑانے کے لیے نیلے رنگ کا وہ نوٹ پیش کرنا پڑا۔ ✗

### سنیے اور بولیے

**۳۔ درج ذیل مزاحیہ اپنے ساتھی کو سنائیں اور ان میں پوشیدہ مزاح سے لطف اندوز ہوں۔**

جواب:

لبوں پہ آ کے قلفی ہوگئے ، اشعار سردی میں
غزل کہنا بھی اب تو ہوگیا ، دشوار سردی میں
محلے بھر کے بچوں نے دھکیلا ، صبح دم اس کو

www.downloadclassnotes.com

مگر ہوتی نہیں اسٹارٹ اپنی کاری سردی میں
دوا دے دے کے کھانسی اور نزلے کی، مریضوں کو
معالج خود بچارے پڑ گئے بیمار سردی میں

**سوال نمبر۴۔ درج ذیل عبارت پڑھ کر سنائیں اور پھر اسی کا کوئی چٹکلہ سنائیں۔**

کسی نے خربوزے کا ٹرک منگوایا، خربوزے پھیکے نکلے، وہ سوچنے لگا اب انہیں کیسے بیچوں؟
پھر اسے ایک ترکیب سوجھی، اس نے لکھا: ''شوگر فری خربوزے دستیاب ہیں'' سارے خربوزے جلد ہی بک گئے۔

**چٹکلہ:** ایک شخص کے سرکس میں کوئی نہیں آتا تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ سرکس کے اندر آنے اور دیکھنے کی کوئی ٹکٹ نہیں، مفت ہے مفت کا سنتے عوام ٹوٹ پڑی۔ سرکس کھچا کھچ بھر گیا۔ اس نے سرکس کا گیٹ بند کر کے اعلان کیا۔ سرکس سے باہر جانے کی ٹکٹ خریدنا پڑے گی

**سوال نمبر۵: اپنے دوست کو خط لکھیں اور اپنے علاقے کے چند مسائل کا ذکر کریں۔**

اسلام آباد

۳۰ اپریل ۲۰۲۰ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ نے میرے علاقے کے مسائل کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے۔ مشتاق یوسفی کہتے ہیں۔
''اپنے شہر کی برائی کرنے میں کوئی بڑائی محسوس نہیں کرتا لیکن میرا خیال ہے جو شخص کبھی اپنے شہر کی برائی نہیں کرتا وہ یا تو غیر ملکی جاسوس ہے یا میونسپلٹی کا بڑا افسر''۔

ہمارے علاقے میں پانی کی کمی ہے۔ پانی آنے کا وقت مقرر ہے۔ جب پانی آتا ہے تو گویا پورے علاقے میں بارش کا سا سماں ہوتا ہے لیکن یہ بارش آسمان سے نہیں پانی کے سرکاری پائپوں سے ہوتی ہے۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، بجلی کے جانے سے پر بچے گرمی لگنے سے روتے ہیں تو پتہ چل جاتا ہے کہ بجلی چلی گئی ہے۔ گیس کا یہ حل ہے کہ توے آدھی روٹی پکتی ہے اور آدھی کچی رہ جاتی ہے۔ بارش ہونے پر پانی کے نکاس کا صحیح انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کبھی کبھار پانی میں چھوٹی چھوٹی تیرتی مچھلیاں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ کیبل اکثر نہیں آتی اور ایل سی ڈی پردن میں تارے نظر آتے ہیں۔ کوڑے اٹھانے والے اکثر اوقات چھٹی کر لیتے ہیں تو مچھر مکھیا ہمارے گھروں میں بن بلاوے مہمان کی طرح رہنے لگتے ہیں اور ہمارے کانوں میں سرگوشیاں بھی کرتے ہیں کچھ گلیوں میں مٹی آ گود گرد ہر وقت ہمارے انتظار میں رہتی ہے۔ گلیوں میں بچوں اور گاڑیوں کا شور نئے نئے سر اور بھیانک آواز میں نغمات سناتا ہے۔ چیزیں بیچنے والوں کی آواز سوئے ہوئے کو اٹھانے کا کام کرتی ہے۔

والسلام

آپ کا دوست

ا۔ب۔ج

**سوال نمبر۶۔ درج ذیل محاورات کے معانی تلاش کریں اور جملوں میں استعمال کریں۔**

| الفاظ | معانی | جملے |
|---|---|---|
| جھپٹ پڑنا | حملہ کرنا | شیر ہرن کو دیکھتے ہی اس پر جھپٹ پڑا۔ |
| باغ باغ ہونا | خوش ہونا | احمد کی امتحان میں کامیابی کا سن کر اسے والدین باغ باغ ہوگئے |
| دل سے اترنا | نفرت ہوجانا | برا کام کرنے والے لوگوں کے دولوں سے اُتر جاتے ہیں۔ |
| خاک میں ملانا | ختم کردینا | 1965ء کی جنگ میں ہندوستان کا غرور خاک میں مل گیا۔ |
| دھول چٹانا | شکست دینا | پاکستان کرکٹ ٹیم نے انڈیا کو 2021 کے ورلڈ کپ میں ہرا کر دھول چٹادی۔ |

## زبانی سیکھیے

۴۔ جملوں کے سامنے فعل ماضی کی قسم لکھیں۔

www.downloadclassnotes.com

جواب: (الف) ہم نے ہر حال میں اپنے وعدوں کا پاس کیا۔ ماضی مطلق

(ب) کاش آپ نے اپنے خاندان کے وقار کا خیال رکھا ہوتا ماضی تمنائی

(ج) جب وہ ملتان گئے تھے تو ہم نے ان کی مالی مدد کی تھی۔ ماضی بعید

(د) بشریٰ اپنے سالانہ امتحانات سے فارغ ہو چکی ہو گی ماضی شکیہ

(و) اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا ماضی شرطیہ

(ہ) وہ روزانہ سیر کو جاتے تھے۔ ماضی بعید

## عمل کیجیے

درج ذیل باتوں پر عمل کریں:

ا۔ نصابی کتب کے علاوہ دیگر کتب اور رسائل کا مطالعہ کریں۔

ب۔ قومی مسائل سے آگاہی حاصل کرتے رہیں اور ان کے حل کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

ج۔ لغت استعمال کرنے کی عادت اپنائیں۔

**۸۔ کلاس کو دو گروہوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروہ کسی معاشی، سماجی معاشرتی مسئلے کی نشان دہی کرے اور دوسرا گروہ اُس مسئلے کے حل کے لیے تجاویز دے۔ اسی طرح کم از کم دس معاشی و معاشرتی مسائل پر گفتگو کریں۔**

جواب: گروہ اول: غربت ہمارے معاشرے کا ایک اہم اور سب سے بڑا سماجی مسئلہ ہے، جرائم کی جڑ ہے۔

گروہ دوئم: اس مسئلے سے آزادی حاصل کرنے کے لیے ہمیں لوگوں کو ہنرمند بنانا چاہیے۔

گروہ اول: جہیز موجود دور کی ایک لعنت ہے۔ لالچی لوگ جہیز میں سارا جہان مانگ لیتے ہیں۔

گروہ دوئم: جہیز مانگنے والوں کے خلاف قانون بننا چاہیے۔

گروہ اول: بے روزگاری بھی اس ملک کا اہم مسئلہ ہے۔

گروہ دوئم: اتنی بے روزگاری ہے نہیں جتنی بتائی جاتی ہے۔ اصل میں ہر آدمی چاہتا ہے کہ وہ شروع سے ہی کسی اچھی سیٹ پر تعینات ہو جائے۔ اگر اس سوچ کو بدلا جائے تو بے روزگاری ختم ہو سکتی ہے۔

گروہ اول: پاکستان قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔

گروہ دوئم: اس مسئلے کے حل کے لیے سود کا خاتمہ کیا جائے اور عیش پرستی کی عادت چھوڑ کر محنت کرنے کی عادت اپنائی جانی چاہیے۔

گروہ اول: ہمارے ملک میں کرپشن بہت زیادہ ہے۔

گروہ دوئم: چین میں کرپشن کی سزا سزائے موت ہے چاہے وہ ملک کا وزیر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر یہی سزا کرپشن کی یہاں بھی رکھی جائے تو فی الفور کرپشن کا خاتمہ ممکن ہے۔

گروہ اول: پاکستان کے کچھ علاقوں میں لوگ بھوک اور غذائی قلت سے بھی مر رہے ہیں۔

گروہ دوئم: حکومت کو ایسے لوگوں کی جان بچانے اور خوراک مہیا کرنے کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

گروہ اول: پاکستان میں بیمار لوگ بہت زیادہ ہیں۔

گروہ دوئم: ہسپتالوں میں سہولت کی بروقت فراہمی ممکن بنا کر اور صفائی کا خیال رکھ کے اس مسئلے کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔

گروہ اول: پاکستان میں تعلیم کی کمی پائی جاتی ہے۔

گروہ دوئم: اس کے لیے تعلیم کی اہمیت کے متعلق لوگوں کو آگاہی دی جائے تو لوگ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی طرف راغب ہوں گے۔

گروہ اول: پاکستان میں آلودگی بہت ہے۔

گروہ دوئم: حکومت اور عوام مل کر کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگائیں۔ اشیاء کی ری سائیکلنگ کی جائے۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں تو آلودگی پر قابو پانا ممکن ہے۔

گروہ اول: پاکستان میں پانی کی قلت ہوتی جا رہی ہے۔

گروہ دوئم: اس مسئلے کے لیے حکومت کو فوراً ڈیم بنانے چاہئیں اور عوام کو پانی کم سے کم استعمال کرنے کے طریقے بتائے جائیں اور ترغیب دی جائے۔ پانی ہی زندگی ہے